رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ربوہ

روزنامہ
الفضل
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

فون ۴۴۹

جلد ۴۲/۷۷	منگل ۲۲ رجب ۱۴۱۲ھ، ۲۸ صلح ۱۳۷۱ ہش، ۲۸ جنوری ۱۹۹۲ء	نمبر ۲۳

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دو چیزوں کے باہم تعلق اور رگڑ سے ایک حرارت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح پر انسان کی محبت اور دُنیا اور دُنیا کی چیزوں کی محبت کی رگڑ سے الٰہی محبت جل جاتی ہے اور دل تاریک ہو کر خدا سے دُور ہو جاتا اور ہر قسم کی بیقراری کا شکار ہو جاتا ہے لیکن جب کہ دُنیا کی چیزوں سے جو تعلق ہو وہ خدا میں ہو کر ایک تعلق ہو اور ان کی محبت خدا کی محبت میں ہو کر ہو۔ اُس وقت باہمی رگڑ سے غیر اللہ کی محبت جل جاتی ہے اور اس کی جگہ ایک روشنی اور نُور بھر دیا جاتا ہے۔ پھر خدا کی رضا اُس کی رضا اور اس کی رضا خدا کی رضا کا منشاء ہو جاتا ہے۔ اس حالت پر پہنچ کر خدا کی محبت اس کے لئے بمنزلہ جان ہوتی ہے۔ اور جس طرح زندگی کے واسطے لوازم زندگی ہیں اُس کی زندگی کے واسطے خدا اور صرف خدا ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ اُس کی خوشی اور راحت خدا ہی میں ہوتی ہے۔ پھر دُنیا داروں کے نزدیک اگر اسے کوئی رنج اور کرب پہنچے تو پہنچے لیکن اصل یہی بات ہے کہ اس ہمّ و غم میں بھی وہ اطمینان اور سکینت سے الٰہی لذّت لیتا ہے جو کسی دُنیا دار کی نظر میں بڑے سے بڑے فارغ البال کو بھی نصیب نہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۷۱، ۳۷۲)

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضور ایّدہُ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں تازہ اطلاع اور خصوصی دعاؤں کی درخواست

محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب لندن کی طرف سے ۲۶ جنوری کی موصولہ اطلاع مظہر ہے کہ، مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے سینٹ جارجز اسپتال سے رابطہ کر کے حضرت آصفہ بیگم صاحبہ حرم سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایّدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی صحت کے متعلق جو رپورٹ پیش کی ہے اس کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت بیگم صاحبہ کی طبیعت عمومی بہتری کی طرف مائل ہے۔ ضروری ایکسرے لئے جا چکے ہیں اور بلڈ ٹیسٹ ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق انہیں ڈرپ کے ذریعہ غذا دی جا رہی ہے۔ معدے کے اندر ایک نالی داخل کی گئی ہے تاکہ معدے میں جو زائد پانی ہے اسے باہر نکال دیا جائے۔ سوموار ۲۷ جنوری ۱۹۹۲ء کو جدید طریق پر معدے کے تصویری معائنہ کے بعد ڈاکٹرز فیصلہ کریں گے کہ مزید کیا طریق علاج اختیار کیا جائے۔

احباب سے درخواست ہے کہ حضرت بیگم صاحبہ کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور کوئی ایسی پیچیدگی پیدا نہ ہو جس سے کسی قسم کی مزید تشویش کی صورت پیدا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ حضرت بیگم صاحبہ کو کامل و عاجل شفا سے نوازے اور صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

خصوصی درخواست دُعا

محترمہ نصیرہ فاطمہ صاحبہ اہلیہ حضرت مولینا ظہور حسین صاحب (سابق مربی بخارا) نمونیا اور دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی شفاء کامل و عاجل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم سیّد بشیر احمد شاہ صاحب آف پھگلہ کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ انہیں ایبٹ آباد میں ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ اور وہ آئی۔سی۔یو ایبٹ آباد میں داخل ہیں۔ حالت پہلے سے بہتر ہے۔ احباب انکی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح

مکرم بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کی بیٹی دُرِّ احمد صاحبہ کا نکاح ۳ جنوری ۱۹۹۲ء کو بیت المبارک ربوہ میں مکرم مبشّر اقبال مانگٹ صاحب متوطن کینیڈا (وینکوور) ابن چوہدری محمد صالح صاحب (آف شادیوال ضلع گجرات) کے ساتھ ساڑھے سات ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھا۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

خدا تعالیٰ کی عبادت کریں اور صرف اسی سے مدد مانگیں

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"حواس خمسہ کے معنی میں پر اگر انسان غور کرتا رہے تو سورۂ فاتحہ میں اس کو بہت ہی خوبصورت رنگ بھرتے ہوئے دکھائی دینگے اور خدا کی حمد اس کے اندر اس غور و خوض کے بعد کیفیت پیدا کرے گی یا کیفیتیں پیدا کرے گی اور انہی کیفیتوں کا نام نماز ہے۔ انہی کیفیتوں کا نام عبادت ہے۔ اس عبادت کے بعد جب آپ (ہم صرف تجھ ہی سے مانگتے ہیں) کہتے ہیں تو بلا تردّد یقین کے ساتھ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ خدا سے پھر ضرور مدد ملے گی لیکن دوسرے دروازے بند کرنے پڑتے ہیں۔ ان معنوں میں بند کرنے پڑتے ہیں کہ آخری یقین بلا شرکت غیرے یہی رہتا ہے کہ صرف ایک ذات ہے اس کے سوا کوئی نہیں۔

اس مضمون پر غور کرتے ہوئے جب آپ خدا تعالیٰ کی ان چار صفات کی طرف واپس جاتے ہیں جن کا سورہ فاتحہ میں ذکر ہے تو تعجب پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں تو یہ بتایا گیا کہ (ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کہو اور یہی چار صفات ہیں جو بنیادی طور پر خدا کا تعارف کروانے کے لئے کافی ہیں لیکن ان میں بہت سی صفات موجود ہی نہیں ہیں۔ ہم جب کہہ دیتے ہیں کہ ہم صرف تیری عبادت کریں گے اور صرف تجھ سے ہی مدد مانگیں گے تو اگر ہماری ضرورتیں اور ہوں اور زائد ہوں تو یہ عہد تو ہمارے لئے موت کا پیغام بن جائے گا۔ آپ ایک محدود طاقت والے انسان سے یہ رشتہ باندھ بیٹھیں جس کی طاقتیں بھی محدود ہیں جس کی پہنچ محدود ہے۔ جو ہمیشہ رہ بھی نہیں سکتا۔

باقی صـ۸ پر

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۸ صلح ۱۳۷۱ ہش — ۲۸ جنوری ۱۹۹۲ء

داعیان الی اللہ کیلئے چند باتیں

ڈیل کارنیگی امریکہ کے مشہور مصنف اور مقرر تھے۔ ان کی کتابیں صرف انکی زندگی میں ہی نہیں بلکہ ان کی وفات کے بعد بھی دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو کر بڑی کثیر تعداد میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اور ان کی ایک کتاب جس کا اردو ترجمہ "میٹھے بول میں جادو ہے" کے نام سے ہمارے ملک میں کئی بار چھپ چکا ہے۔ اس کے بارے میں تو ان کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ یہ قرآن اور بائبل کے بعد دنیا کی سب سے زیادہ کار آمد کتاب ہے۔ اس کتاب میں مقبولیت حاصل کرنے کے کئی گر بیان کئے گئے ہیں۔ جو عام زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔ عمومی طور پر جو باتیں اس کتاب میں بڑے مؤثر رنگ میں بیان کی گئی ہیں ان میں چند نکات مثلاً یہ ہیں کہ ہر مخاطب کو اس کا نام لے کر پکارا جائے۔ دوم یہ کہ اس کی معمولی معمولی قابل تعریف باتوں کی تعریف کی جائے۔ اس کی شخصیت میں دلچسپی لی جائے۔ وغیرہ

ان کا یہ کہنا ہے کہ ہر شخص کو اپنے نام سے سب سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔ عام گفتگو میں انسان جو لفظ سب سے زیادہ استعمال کرتا ہے وہ "میں" کا لفظ ہے۔ اس لحاظ سے آپ جب بھی مخاطب سے بات کریں تو آپ جناب کہنے کی بجائے ان کا نام لے کر مخاطب ہوں۔ اس سے مخاطب کے دل میں آپ کے لئے ایک غیر محسوس جذبۂ اپنائیت پیدا ہو جاتا ہے۔

اسی طرح سے ہر شخص میں کوئی نہ کوئی خوبی ضرور ہوتی ہے۔ دور جانے کی بجائے اگر آپ ایک مخاطب سے ملیں اور اس سے صرف اتنا ہی کہہ دیں کہ آپ کے بال بہت خوبصورت ہیں۔ یا آج ان کپڑوں میں آپ بہت اچھے لگ رہے ہیں۔ یا فلاں جوتا آپ کو بہت اچھا لگتا ہے، یہ بہت ہی معمولی سی باتیں ہیں لیکن مخاطب انہی معمولی باتوں سے آپ کا اسیر ہو جاتا ہے۔ یہ انسانی نفسیات کے وہ باریک نکتے ہیں جن پر عمل کرنے سے غیر محسوس طور پر بہت ہی فوائد حاصل ہو جاتے ہیں۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل اپنے خطبات میں دعوت الی اللہ کی طرف اور دعوت الی اللہ کے طریقوں کی طرف بڑی شدت اور تواتر سے توجہ دلا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک اہم اور بہت ہی گہرا نکتہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ بیان فرمایا ہے کہ لوگوں کے دکھ درد کو محسوس کریں ان کے کام آئیں۔ ان کے معمولی معمولی کام کر کے ان سے ایک دلی رابطہ استوار کریں تاکہ دعوت الی اللہ کا بڑا اور اہم پیغام سیدھا انکے دلوں پر اثر کر سکے۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات کے ساتھ ساتھ ڈیل کارنیگی کے اصولوں پر عمل کرنا بڑا فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ یہ باتیں بہت معمولی مگر بے حد اہم ہیں۔ داعیان الی اللہ کی ان کی طرف اگر توجہ ہو جائے تو بہت سے فوائد حاصل ہو جاتے ہیں۔ اور آم کے آم گٹھلیوں کے دام کے مصداق عملی زندگی کی بہت سی کامیابیوں کے ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ کا فریضہ بھی نہایت اہم طور پر ادا ہو جاتا ہے۔

جو رونقِ محفل ہیں وہ رونق ہے کہیں اور
لگتا ہے کہ ہے اپنا فلک اور زمیں اور
وہ بزم میں آجائیں تو کھل اٹھیں شگوفے
ہر شاخِ گُلِ تازہ نظر آئے حسیں اور

ابوالاقبال

شیرازۂ حیات بکھرنے نہیں دیا
پیرِ مغاں نے حد سے گزرنے نہیں دیا

یہ زندگی ہے یا کوئی طوفانِ آرزو
اِس زندگی نے چین سے مرنے نہیں دیا

ہمّت بُلند چاہیئے! تُونے یہ کیا کہا؟
غم ہائے زندگی نے اُبھرنے نہیں دیا

وہ لمحۂ جمیل کہ تم میرے پاس تھے
اِک کیفِ جاوداں نے گزرنے نہیں دیا

کل رات ہوش باختہ تھا میکدے میں شیخ
دھبّوں نے پیرہن کے مُکرنے نہیں دیا

مَیں اُن کے پاس جاؤں کہ اُن کو بلاؤں پاس
اِس کشمکش نے کچھ بھی تو کرنے نہیں دیا

حُسنِ سلوک، مہر و محبّت تو درکنار
نوعِ بشر کا حق بھی بشر نے نہیں دیا

اعجازؔ واقعی وہ مرے پاس تھے مگر
مجھ کو فریب میری نظر نے نہیں دیا

سعید احمد اعجازؔ

مطالبات تحریک جدید کا خلاصہ کیا ہے

سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) فرماتے ہیں:

"ان مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں۔

۱۔ اوّل جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا۔

۲۔ دوسرے جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔

۳۔ تیسرے جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریک جدید کا قائم کر دینا جس کے نتیجہ میں دعوت الی اللہ کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں۔

۴۔ چوتھے جماعت کو دعوت الی اللہ کے کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلا دینا۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت اپریل ۱۹۳۹ء صفحہ ۳)

منظور صادق

نامور احمدی جرنیل — جنرل عبد العلی ملک

اللہ تعالیٰ آپ کو ہر آن اپنی امان میں رکھے اور صحت و سلامتی بخشے۔ آپ کی ادارت میں "الفضل" خدا کے کرم سے ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ خدا اسے نظر بد سے بچائے اور آپ کے زور قلم میں برکت بخشے۔ الفضل میں پڑھنے کو سب کچھ ملتا ہے اور بڑی بے چینی سے اس کا انتظار رہتا ہے۔

پاکستان کے لئے جماعت احمدیہ اور احمدیوں کی خدمات اجتماعی اور انفرادی طور پر ایسی واضح اور نمایاں ہیں کہ کوئی غیر جانبدار مؤرخ انہیں نظر انداز نہیں کر سکتا اس ملک کے لئے احمدیوں کی قربانیاں تاریخ کا ایک انمٹ باب ہیں۔ احمدیوں کی حب الوطنی ان کا جزو ایمان ہے اور پاکستان کے قیام سے لے کر اب تک وطن عزیز پر جب کبھی بھی کوئی مشکل اور کڑا وقت آیا اس کے لئے قربانیاں پیش کرنے اور مادر وطن کے دفاع اور اس کی ترقی و استحکام کے لئے تن من دھن کی بازی لگانے میں احمدی کسی سے پیچھے نہیں رہے۔ اس کی ایک روشن مثال لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبد العلی ملک تھے جن کا ١٧ جنوری بروز جمعہ راولپنڈی میں انتقال ہوا ہے۔ اور ١٨ جنوری کو آپ کو راولپنڈی ہی کے ایک مضافاتی گاؤں اور ان کے آبائی مسکن "پنڈوری" میں پورے فوجی اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا۔ لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبد العلی ملک کچھ عرصہ سے عارضہ قلب کا شکار تھے اور راولپنڈی کے آرمڈ فورسز انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں زیر علاج تھے یہاں ہی آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کی رہائش اسلام آباد میں تھی۔ چنانچہ آپ کی میت ہسپتال سے گھر پہنچائی گئی اور اگلے روز صبح دس بجے آپ کی رہائش گاہ کے قریب واقع وسیع میدان میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں راولپنڈی اسلام آباد کے احمدی احباب کی کثیر تعداد کے علاوہ افواج پاکستان کے کئی سابق اور حاضر جرنیلوں اور دیگر اعلیٰ افسران نے بھی شرکت کی ان میں جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی کے چیئرمین جنرل شمیم عالم خان جنرل (ریٹائرڈ) محمد شریف۔ جنرل (ریٹائرڈ) محمد اقبال خان۔ جنرل (ریٹائرڈ) ٹکا خان ائیر چیف مارشل ذوالفقار قابل ذکر تھے۔ جنازے کے بعد ان کی میت ایک فوجی ایمبولینس میں رکھی گئی اور ایک فوجی دستہ کے ہمراہ پنڈوری پہنچائی گئی جہاں پھر نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں علاقے کے لوگوں نے بہت کثیر تعداد میں شرکت کی۔

اس کے بعد آپ کو پورے فوجی اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کیا گیا اور یوں "چونڈہ کا ہیرو" ملک و قوم کا ایک نامور جرنیل اور احمدیت کا عظیم سپوت ہمیشہ کے لئے آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔

جنرل عبد العلی ملک ٦ جون ١٩٢٠ء کو راولپنڈی سے چالیس میل جنوب میں واقع گاؤں "پنڈوری" کے ایک معزز زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم ملک غلام نبی صاحب ایک مخلص احمدی تھے جنہوں نے ١٩١٥ء میں محترم حکیم نادر خان آف منڈوال کے ساتھ قادیان جا کر حضرت حکیم مولانا نور الدین امام جماعت احمدیہ (الاول) کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔ آپ محکمہ تعلیم میں ملازم تھے اور ہیڈ ماسٹر سے ترقی کر کے اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کے عہدے تک پہنچے۔ احمدیت کے فدائی تھے اور دعوت الی اللہ کے لئے ہمہ وقت سرگرم۔ چنانچہ ملازمت سے رخصت لے کر دور دراز علاقوں میں جا کر دعوت الی اللہ کرتے۔ اس کے علاوہ آپ کو علاقے کی تعلیمی ترقی سے بھی بڑی دلچسپی تھی چنانچہ آپ کی مساعی کے نتیجہ میں علاقے میں کئی سکول قائم ہوئے۔ ان کی ان بے لوث خدمات کا اعتراف اپنوں اور بیگانوں کو ہے اسی لئے آپ کو "سر سید آف سواں" بھی کہا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہونہار اولاد سے نوازا چنانچہ آپ کے تین بیٹے لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک۔ لیفٹیننٹ جنرل عبد العلی ملک اور لیفٹیننٹ کرنل عبد المجید ملک افواج پاکستان میں اعلیٰ عہدوں تک پہنچے اور اپنی قابلیت اور صلاحیتوں سے ملک و قوم کا نام روشن کیا۔ ان میں سے لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک اور لیفٹیننٹ جنرل عبد العلی ملک نے بالخصوص ١٩٦٥ء کی پاک بھارت جنگ میں کارہائے نمایاں انجام دیئے اور جرأت و بہادری کا شاندار مظاہرہ کیا ان دونوں بھائیوں کی عظیم خدمات کے اعتراف کے طور پر بھی انہیں دوران جنگ ہی ہلال جرأت کا اعزاز دیا گیا۔ جو پاک فوج میں نشان حیدر کے بعد بہادری و جرأت کا دوسرا اعلیٰ ترین اعزاز ہے۔ لیفٹیننٹ جنرل عبد العلی ملک تینوں بھائیوں میں منجھلے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم پنڈوری ہی میں حاصل کی جس کے بعد گارڈن کالج راولپنڈی سے گریجوایشن کر کے انڈین آرمی میں کمیشن حاصل کیا۔ آپ کی پوسٹنگ ١٦ پنجاب رجمنٹ کی آٹھویں بٹالین میں ہوئی۔ فوج سے طویل وابستگی کے دوران آپ مختلف اہم عہدوں پر فائز رہے اور ہر جگہ اپنی قابلیت کا لوہا منوایا تاہم ستمبر ٦٥ء کی جنگ میں آپ کی قائدانہ صلاحیتیں اور جرأت و بہادری کے جوہر کھل کر ظاہر ہوئے یہاں تک کہ اس وقت ملک کا بچہ بچہ آپ کے نام سے واقف تھا۔ اور "چونڈہ کے ہیرو" کے نام سے زبان زد خاص و عام تھے چنانچہ آپ کی وفات پر بھی بیشتر قومی اخبارات نے آپ کا تذکرہ "چونڈہ کے ہیرو" کے طور پر بھی کیا۔ اور انہیں شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ ٦٥ء کی جنگ میں سیالکوٹ کا کامیاب دفاع جنرل عبد العلی ملک کا ایک ایسا کارنامہ ہے جو پاکستان اور افواج پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔ یہ وہ محاذ تھا جس پر بھارت نے اپنے ٹینکوں کی زبردست عسکری قوت جھونک دی تھی۔ چونڈہ میں جنگ عظیم دوم کے بعد ٹینکوں کی دوسری بڑی جنگ لڑی گئی۔ جس میں ہماری فوج نے عبد العلی ملک کی قیادت میں جو اس وقت ایک بریگیڈ کی کمان کر رہے تھے دشمن کے چھکے چھڑا دیئے اور چونڈہ کو "بھارتی ٹینکوں کا قبرستان بنا دیا۔ آپ کی بے مثال جرأت اور قیادت میں پاک فوج نے بھارت کے "فخر ہند" فرسٹ آرمڈ ڈویژن کا صفایا کر دیا اس کے سینکڑوں ٹینک اور لڑاکا طیارے تباہ ہوئے۔ چنانچہ ان کی ان عظیم خدمات اور ولولہ انگیز کارناموں کے اعتراف کے طور پر بھی انہیں فوری طور پر افواج پاکستان کا دوسرا بڑا اعزاز "ہلال جرأت" دینے کا اعلان کیا گیا۔ جنرل عبد العلی ملک کی وفات سے ملک و قوم ایک عظیم جرنیل اور احمدیت اپنے ایک عظیم سپوت سے محروم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کا نعم البدل عطا فرمائے تا کہ احمدیت کا آسمان ایسے روشن ستاروں سے ہمیشہ جگمگ جگمگ کرتا رہے۔

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات — نون سین

خلیج کی جنگ ـ ایک تجزیہ

تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اکتوبر ١٩٩٠ء میں امریکہ نے جو عراق پر حملے کا فیصلہ کیا تھا۔ وہ متنازعہ فیہ تھا۔ اس وقت خیال یہ کیا جاتا تھا کہ اگر یہ حملہ نہ کیا گیا تو فوجی اتحاد جو قائم کیا گیا ہے اس میں دراڑیں پڑ جائیں گی۔ یہ بات عالمی انسٹی ٹیوٹ آف سٹریٹیجک سٹڈیز نے خلیج کی جنگ کی پہلی برسی کے موقعہ پر کہی ہے اس رپورٹ کا نام "دو گلف کانفلکٹ اے پولیٹیکل اینڈ سٹریٹیجک اینے لے سس" رکھا گیا ہے اور یہ رپورٹیں تیار کرنے کے لئے اتحادی ملکوں کے مختلف عہدیداروں کو بند کمرے میں مدعو کیا گیا تھا۔ رپورٹ یہ انتباہ کرتی ہے۔ کہ اگر مشرق وسطیٰ میں دوبارہ جنگ ہوئی تو وہ انتہائی خطرناک ہوگی۔ کیونکہ وہ جنگ صرف روایتی اسلحہ سے نہیں لڑی جائے گی۔ رپورٹ اس بات کو بھی ظاہر کرتی ہے کہ امریکہ کی انتظامیہ کے اس حصے میں جو خلیج کی جنگ پر مصر تھا۔ وہ اس وقت حکومت پر چھا جانے کی وجہ ایسا کر سکا۔ اور اب وہ یہ کہنے کے قابل نہیں ہے کہ اس جنگ نے ان مسائل کا حل معلوم کر لیا ہے جو اس خطے کو تین عشروں سے درپیش ہیں۔ اس رپورٹ میں خلیج کے تنازعے کو ایک بہت بڑے بحران سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس کے خیال میں جنگ عظیم دوم کے بعد سے اب تک سب سے بڑا تنازعہ جسے عالمی تناظر میں پیش کیا جا سکتا ہے خلیج کے حالات اور کویت کی آزادی کے سلسلے میں جنگ ہے۔ جس میں سات لاکھ پچاس ہزار اتحادی فوجیوں نے حصہ لیا جن کا تقریباً ٣٠ ممالک سے تعلق تھا۔ جہاں تک اسلحہ کی مقدار کا تعلق ہے۔ کورین وار کے بعد سب سے زیادہ اسلحہ۔ یہاں استعمال ہوا ہے۔ اس تنظیم نے جو اس رپورٹ کو پیش کرنے کی ذمہ ہے۔ سارے مسئلے کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا دور تو حملہ کرنے سے پہلے کا وقت تھا۔ حملہ کرنے کے بعد بحران کی کیفیت اور اس پر کنٹرول حاصل کرنے کے طریق تیسری بات جنگ کس طرح لڑی گئی۔ اور چوتھی بات اس جنگ کو کن وجوہات کی بناء پر اور کن عوامل کے پیش نظر ختم کیا گیا۔ اور عالمی برادری پر اس کا کیا اثر پڑا۔ اسی رپورٹ میں ایران اور عراق کے تنازعے کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اور یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ عراق میں اس سارے عرصے میں سیاست نے کیا رُخ اختیار کیا۔

روایت: میجر حمید احمد کلیم
تحریر: یوسف سہیل شوق

جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء کی یادیں

مکرم میجر حمید احمد صاحب کلیم حال ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ۲۳ مارچ ۱۹۲۲ء کو ضلع فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۰ء میں آرمی جوائن کی ۱۹۴۵ء میں بطور افسر کمیشن حاصل کیا۔ جنگ کشمیر، فرنٹیئر فورس، جنگ ستمبر ۶۵ء اور جنگ ۷۱ء میں مختلف مقامات پر بہادری کے جوہر دکھائے۔ فوج سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے وقف بعد ریٹائرمنٹ کے تحت اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی۔ ان کی فوجی زندگی کے ایک یادگار باب یعنی جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء سے کچھ دلچسپ اور ایمان افروز واقعات پیش خدمت ہیں۔

(ادارہ)

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں میں نے چونڈہ کے محاذ پر خدمات انجام دیں۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں دوسری جنگ عظیم کے بعد ٹینکوں کی سب سے بڑی جنگ لڑی گئی اور بھارت زبردست عددی اکثریت کے باوجود آگے بڑھنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ حالانکہ بھارتی فوجیوں کو امید تھی کہ وہ ایک ہی ہلے میں سیالکوٹ پر قبضہ کر لیں گے۔ اور گوجرانوالہ کے مقام پر پہنچ کر جی ٹی روڈ کو کاٹ دیں گے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ سارے منصوبے ناکام رہے۔

تاریخ ساز احمدی جرنیل لیفٹیننٹ جنرل عبدالعلی ملک جو اس وقت بریگیڈیئر تھے اس محاذ کے دفاع پر مامور تھے۔ انہوں نے جنگوں کی تاریخ میں ایک انوکھی اور غیر معمولی حکمت عملی سے کام لیا۔ ٹینکوں کی لڑائی کا طریق یہ ہوتا ہے کہ ایک ٹینک آگے ہوتا ہے اور دو ٹینک اس کو کور دیتے ہوئے اس کے پیچھے چلتے ہیں۔ لیکن بریگیڈیئر عبدالعلی ملک نے ایک انوکھا طریق اختیار کیا جو مشہور جرنیل طارق بن زیاد کے کشتیاں جلا کر آگے بڑھنے کی یاد تازہ کر دیتا ہے۔ طارق بن زیاد نے یہی کیا تھا کہ اپنا پیچھا BACK ختم کر دیا تھا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ پیچھے ہٹنے کا سوال ہی نہیں۔ صرف اور صرف آگے جانا ہے یا مرجانا ہے۔ جنرل ملک صاحب نے بھی ایسا ہی کیا انہوں نے ایک ٹینک آگے اور دو پیچھے رکھنے کے مسلمہ اصول سے انحراف کرتے ہوئے زبردست جرأت و بہادری کا یہ فیصلہ کیا کہ اپنے تمام ٹینکوں کو ایک سیدھی افقی قطار میں دفاع کا حکم دیا اور اس طرح اپنی پشت بالکل غیر محفوظ کر دی۔ مقصد یہی تھا کہ آگے بڑھو اور پیچھے ہٹنے کا خیال بھی دل میں نہ لاؤ۔ اس غیر معمولی بہادرانہ فیصلے کا دشمن پر یہ اثر پڑا کہ وہ ہمارے ٹینکوں کی تعداد کو اصل سے تین گنا سمجھ بیٹھا۔ دشمن کا خیال یہی تھا کہ ہر ایک ٹینک کے پیچھے دو، دو ٹینک اسے کور کر رہے ہیں۔ اس زبردست حکمت عملی سے دشمن شکست کھا گیا اور آگے نہ بڑھ سکا۔ جنگی نقطۂ نگاہ سے یہاں دفاع کرنا ناممکن نظر آرہا تھا۔ ایسی خطرناک صورت حال میں بڑے سے بڑے جرنیل بھی حواس کھو بیٹھتے ہیں۔ لیکن جنرل عبدالعلی ملک صاحب چہرے پر سے انتہا اطمینان لئے پورے سکون کے ساتھ اپنے بریگیڈ کو لڑاتے رہے۔ سوائے اس کے شدید جنگ کے دنوں میں انکی سموکنگ میں اضافہ ہو جاتا تھا اور کوئی علامت فکر یا پریشانی کی ان کے چہرہ سے ظاہر نہ ہوئی۔ جنرل ملک بے حد متحمل مزاج آدمی تھے۔ جنگوں کی تاریخ میں بلاشبہ وہ ایک ناقابل فراموش ہیرو کی طرح یاد رکھے جائیں گے۔

ایک دفعہ ایک سکھ لیفٹیننٹ غلطی سے ہمارے علاقے میں آگیا۔ ہم نے اسے گرفتار کر لیا۔ اور اس سے بڑا اچھا سلوک کیا جس سے وہ بے حد متاثر ہوا۔ اس نے ایک حیران کن بات بتائی۔ اس نے سوال کیا کہ آپ کی فوج کے ساتھ سبز وردیوں میں لڑنے والے کون تھے؟ ہم نے حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور کہا کہ سبز وردی والے کون؟ یہاں تو کوئی سبز وردی والا نہیں تھا۔ سکھ لیفٹیننٹ نے اصرار کیا اور کہا کہ ہم نے سبز وردی والے لوگوں کو لڑتے دیکھا ہے۔

بلاشبہ یہ خدا کے بھیجے ہوئے فرشتے ہونگے۔ جو دشمن کو نظر آئے اور وہ ہماری طاقت کو اصل سے کئی گنا بڑا سمجھا ورنہ ہماری طاقت تو بھارت سے کئی گنا کم تھی۔ میں نے خود اس سکھ لیفٹیننٹ سے بات کی تھی۔

ایک دن بعد دوپہر غروب آفتاب سے ایک گھنٹہ قبل چونڈہ کے قریب ہمارے دستے کے قریب فوجی ایک کنوئیں سے پانی نکال رہے تھے۔ یہ رہٹ والا کنواں تھا۔ جانور تو کوئی تھا نہیں، ہمارے فوجی خود ہی رہٹ چلا کر پانی نکال رہے تھے۔ کہ اچانک میری نظر ان پر اور نزدیکی گاؤں وجید والی میں دشمن پر پڑی۔ میں نے چلا کر کہا کہ یہ کیا کر رہے ہو۔ فوراً اپنے مورچوں میں چلے جاؤ۔ تم لوگ دشمن کی فائرنگ رینج میں ہو۔ سب سپاہی فوراً بھاگتے ہوئے اپنے مورچوں میں کود گئے۔ چند ہی سیکنڈ کے بعد دشمن کے ٹینک کا گولہ عین اس رہٹ کے اوپر لگا۔ رہٹ اور ساری جگہ تباہ و برباد ہو گئی۔ پاس ہی ایک چولہے پر کھانا پک رہا تھا۔ کھانا اور ہانڈی کے ٹکڑے اڑ گئے۔ سب سپاہیوں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ چند سیکنڈ کی بھی تاخیر ہو جاتی تو گولے ان کے سروں پر آگرے پڑتے۔ خدا کے فضل سے ہمارے سارے آدمی محفوظ رہے۔

میری بٹالین جس جگہ متعین تھی وہاں شدید بمباری ہوتی تھی۔ چنانچہ بار بار کی فائرنگ سے ٹیلی فون کا باہمی رابطہ بار بار کٹ جاتا تھا۔ کیونکہ تاریں بمباری سے ٹوٹ پھوٹ جاتی تھیں۔ اس پر وائرلیس سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی جاتی تو پتہ چلا کہ وائرلیس کی بیٹریاں ڈاؤن ہو گئی ہیں اور رابطے میں سخت دشواری ہے۔ کمپنی کمانڈروں نے شکایت کی کہ اس مسئلے کا حل نکالا جائے۔ چنانچہ میں اکیلا ایک ڈرائیور کو ساتھ لے کر جیپ میں محاذ جنگ سے نصف میل کے فاصلے پر بریگیڈ ہیڈ کوارٹر گیا۔ صبح کا وقت تھا۔ بریگیڈیئر عبدالعلی ملک صاحب نے ایک بڑے کمرے میں شہتیریاں رکھ کر چھت بنائی تھی اور یہ ان کا بریگیڈ ہیڈ کوارٹر تھا۔ ناشتے کے ساتھ ساتھ وہ وائرلیس پر دشمن کے ٹینکوں کی آپس میں ہونے والی گفتگو سن رہے تھے اور اس پر دلچسپ انداز میں رننگ کمنٹری کر رہے تھے۔ مجھے دیکھ کر انہوں نے پوچھا کہ کیسے آئے؟ میں نے آنے کا مقصد بیان کیا۔ انہوں نے بیٹریاں دینے کی ہدایت کی مگر وہاں سے بیٹریاں نہ مل سکیں۔ چنانچہ میں وہی جیپ لے کر پانچ چھ میل پیچھے پسرور میں ریئر ہیڈ کوارٹر REAR HEAD QUARTER چلا گیا۔ اتفاق سے وہاں بھی بیٹریاں نہ مل سکیں۔ ہماری ضرورت شدید تھی۔ لہذا میں وقت ضائع کئے بغیر پسرور سے سیالکوٹ کی طرف روانہ ہوا۔ پسرور سے ڈیڑھ میل باہر نکلا تو جس سڑک پر میں جا رہا تھا وہاں میں نے اپنے پیچھے ٹینک فائرنگ کی آواز سنی۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو یہ دیکھ کر سخت پریشان ہوا کہ میں پاکستانی اور ہندوستانی ٹینکوں کے درمیان جا رہا تھا اور دونوں کے گولے اس سڑک پر سے گزر رہے تھے۔ اب مسلسل آگے بڑھنے کے سوا چارہ نہیں تھا۔ خوش قسمتی سے میں بخیریت اس فائرنگ رینج سے نکل آیا اور سیالکوٹ پہنچ گیا جہاں ہمارا مستقل ریئر ہیڈ کوارٹر تھا۔ وہاں ہمارے صوبیدار میجر انچارج تھے۔ ان سے جا کر ملا تو وہ مجھے دیکھ کر بڑے حیران ہوئے۔ اور بڑی پریشانی کے عالم میں میری بٹالین کے ایک ایک افسر اور جوان کی خیریت دریافت کی۔ میں نے بتایا کہ سب خدا کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ دراصل وہ میرے پہنچنے سے تھوڑی ہی دیر قبل یہ افواہ سن چکے تھے کہ ہماری بٹالین کے بہت سے افسر جن میں میں بھی شامل تھا، لڑائی میں کام آگئے ہیں۔ میں نے ان کو تسلی دی اور بتایا کہ میں ابھی سیدھا وہیں سے آرہا ہوں۔ سب خیریت ہے۔ تب انہیں اطمینان ہوا۔ وہاں سے مجھے بیٹریاں مل گئیں۔ میں وہاں سے روانہ ہونے ہی والا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔ حیدر آباد سے میرے بڑے بھائی کرنل حبیب احمد صاحب کا فون تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے والد صاحب جو ان کے پاس حیدر آباد میں ہی تھے۔ آج صبح فوت ہو گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میں جنازہ لے کر ربوہ جا رہا ہوں۔ تم بھی پہنچ جاؤ۔ لیکن اس وقت تو ملک و قوم کی عزت و سلامتی داؤ پر لگی ہوئی تھی۔ میری کمپنی کو بیٹریوں کی شدید ضرورت تھی۔ میں نے (ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف واپس لوٹنے والے ہیں) کہا اور بیٹریاں جیپ میں رکھ کر واپس اپنے محاذ کی طرف روانہ ہو گیا۔ واپسی پر میں نے رستہ بدل لیا۔ مغرب کے بعد جب میں محاذ پر پہنچا تو پتہ چلا کہ دشمن سارا دن مختلف اطراف سے ہماری پوسٹوں پر حملہ کرتا رہا ہے میں نے فوراً بیٹریاں متعلقہ عملے کے حوالے کیں اور سگنل کا نظام بحال کرانے کے بعد اپنے کمانڈنگ افسر صاحب کو بتایا کہ میرے والد صاحب (چوہدری عبدالمالک صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار) کا انتقال ہو گیا ہے۔ افسر نے مجھے تین دن کی رخصت دی۔ اگلے دن میں ربوہ پہنچا اور والد صاحب کے جنازہ میں شرکت کی اور اس کے بعد الٹے قدموں آگ اور خون کی بارش میں اپنے وطن کا دفاع کا مقدس فرض ادا کرنے واپس محاذ جنگ پر پہنچ گیا۔

چونڈہ کی جنگ کتنی شدید تھی اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک دن جب بہت شدید بمباری ہوئی تو ہمارے توپخانے کے ایک ماہر افسر نے بیان کیا کہ ہماری بٹالین کے ہیڈ کوارٹر کے علاقے میں چند گھنٹوں کے اندر کوئی ۴۵ ہزار گولے پھینکے گئے ہیں۔ اس شدید بمباری کے دوران جبکہ میں اور دو اور افسران میجر سعید اور کیپٹن عبدالباسط مورچے کے اندر تھے بم کا ایک دہکتا ہوا سرخ ٹکڑا ہمارے مورچے کے اندر گرا۔ ہم دم بخود ہو کر اس ٹکڑے کو دیکھ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی فضل کیا کہ مورچے کے اندر گرنے والا یہ بم کا ٹکڑا بغیر کسی نقصان کے ہی ٹھنڈا ہو گیا۔ ایک مورچہ قریباً چھ فٹ لمبا اور دو فٹ چوڑا اور پھر اس مورچے میں تین افراد بھی ہوں اور تھوڑی سی جگہ خالی ہو۔ دراصل ہمارا مورچہ چھت سے محروم تھا۔ کیونکہ ہم نے اپنے جوانوں کے مورچوں پر چھت ڈلوائی تھی کہ پہلے ان کے مورچے محفوظ ہو جائیں ہم بعد میں دیکھیں گے۔ شاید اللہ تعالیٰ کو ہماری یہی قربانی پسند آگئی ہو!

ہماری بٹالین جنگ کے آغاز میں جہاں تھی خدا کے فضل و کرم سے ہم جنگ بندی تک وہیں جمے رہے اور ساری بٹالین میں صرف گیارہ افراد کو نقصان پہنچا۔ باقی سب محفوظ رہے۔

اس ضمن میں ایک اور واقعہ یاد آرہا ہے۔ ایک دفعہ رات کے وقت دشمن نے کئی اطراف سے

باقی صفحہ ۵ پر

عبدالمنان شاہد

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری

استاذی المکرم حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب ہمارے نہایت ہی پیارے، مشفق مہربان اور ہمدرد استاد تھے۔ ان کو نہ صرف یہ کہ ہمارے ظاہری و باطنی علم کے بڑھانے کا خیال رہتا تھا بلکہ وہ ہماری روحانی لحاظ سے کامل اصلاح اور کامل ترقی کی طرف خاص توجہ دیتے تھے۔ آپ کے چہرہ پر ہمیشہ بشاشت اور مسکراہٹ کھیلتی رہتی تھی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو طالب علم بشاشت کے ساتھ استاد کی طرف پورا دھیان نہیں دیتا وہ پورے طور پر استاد کا فیضان حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس کا ذہن سبق کو قبول اور اخذ کر سکتا ہے۔ اس لئے دلجمعی اور توجہ اور بشاشتِ قلبی سے پڑھنا چاہیئے۔ ہم اپنے استاد حضرت حافظ روشن علی صاحب کے ساتھ ہمیشہ بے تکلف اور خوش و خرم رہا کرتے تھے اور پوری بشاشت کے ساتھ پڑھائی کیا کرتے تھے۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کلاس میں ہمیں نصیحت فرماتے کہ جب کوئی بات یا کوئی مسئلہ سمجھ میں نہ آئے تو بغیر جھجک کے دریافت کر لینا چاہیئے کیونکہ استاد کی مثال اس بیری کی طرح ہوتی ہے کہ جس پر سے بعض بیر تو پک کر خود بخود گر پڑتے ہیں اور بعض جھاڑنے پڑتے ہیں۔ پس بعض مسائل کے عقدے سوال کرنے پر ہی کھلتے ہیں۔

فرائض و ڈیوٹی کی ادائیگی کے متعلق فرماتے کہ ہر احمدی یہ سمجھے کہ سارا بوجھ اور ساری ذمہ داری مجھ پر ہی ہے اور ہر شخص اپنی اپنی ڈیوٹی اور ذمہ داری پوری محنت اور کوشش اور انہماک اور توجہ کے ساتھ بروقت ادا کرے اور یہی نصیحت ہمیں ہمارے استاد حضرت حافظ روشن علی صاحب فرمایا کرتے تھے۔ پس اگر ہر شخص اپنی اپنی ڈیوٹی کما حقہ ادا کرے اور دعا کرتا رہے تو کبھی کمی اور خلا پیدا نہیں ہو سکتا۔

یوں تو حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کا ہر ایک شاگرد یہی سمجھتا ہے کہ حضرت مولانا کو مجھ سے ہی سب سے زیادہ محبت اور ہمدردی تھی مگر بغیر کسی فخر کے میں عرض کرتا ہوں کہ آپ کے ساتھ خاکسار کا تعارف اور محبت اس وقت زیادہ ہوئی جب میں مدرسہ احمدیہ پاس کر کے جامعہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوا۔ آپ اس وقت جامعہ احمدیہ کے پرنسپل تھے۔ میں اکثر بزرگان سلسلہ کو دعا کیلئے لکھا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے دین کا خادم بنائے۔ ایک دن کلام کے استاد صاحب چھٹی پر تھے تو آپ خود ہماری کلاس میں تشریف لائے اور آپ نے طالب علموں سے کتاب پڑھا کر سنی اور مجھ سے بھی سنی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ آج میں نے عبدالمنان کو خواب میں دیکھا ہے یہ بہت اچھا کام کر رہا ہے۔ آپ نے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ میں نے اس عبدالمنان کو خواب میں دیکھا ہے بہت اچھا کام کر رہا ہے۔ اس کے بعد باہمی محبت بڑھتی گئی اور میں دعا کے لئے آپ کو بھی لکھتا رہا۔ قیام پاکستان کے بعد ہم احمد نگر آباد ہوئے تو جامعہ احمدیہ بھی احمد نگر میں جاری کیا گیا۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے بھی احمد نگر رہائش اختیار کر لی اور آپ وہاں کے صدر جماعت مقرر ہوئے۔ خاکسار احمد نگر میں تین مجالس خدام الاحمدیہ کا قائد تھا اور احمد نگر کی جماعت مثالی خدمات بجالاتی رہی بعض دفعہ آپ مجھے نماز پڑھانے کے لئے ارشاد فرماتے۔ میں شاگرد ہونے کے لحاظ سے پس و پیش کرتا تو آپ نماز پڑھانے کی تاکید فرماتے جب میں نے مولوی فاضل کا امتحان اچھے نمبروں پر پاس کیا تو آپ بڑے خوش ہوئے اور مجھے دو دفعہ محبت سے کہا کہ آپ جامعۃ المبشرین میں داخل ہو جائیں چنانچہ میں نے جامعۃ المبشرین میں داخلہ لے لیا۔ اس طرح آپ کی دعاؤں سے میں خدمتِ دین کے لئے میدان میں آگیا۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب باقاعدگی سے نماز تہجد ادا فرماتے تھے اور نوجوانوں کے لئے اس سلسلہ میں بہترین مثال تھے۔ جب میں لائل پور میں مربی سلسلہ تھا۔ آپ میرے پاس بھی تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک رات ہم آدھی رات سے بھی زائد دیر تک باتیں کرتے رہے پھر ہم سو گئے۔ میں نے دل میں گمان کیا کہ آج مولانا صاحب نماز تہجد کے لئے نہیں اٹھ سکیں گے۔ مگر تہجد کے وقت میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ آپ بڑی رقت سے نماز تہجد ادا کر رہے ہیں۔ ایک دفعہ آپ لائلپور تشریف لائے۔ تو میں صفائی کر رہا تھا ہاتھ منہ غبار آلود تھے۔ میں نے ہاتھ منہ دھو کر آپ سے مصافحہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس طرح نہیں کرنا چاہیئے۔ جیسے بھی حالت ہو بغیر تکلف کے مصافحہ وغیرہ کر لینا چاہیئے۔ اس میں بھلا شرم کی کونسی بات تھی۔

ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ دین کی خدمت کرنے والوں کے اعمال اور دینی خدمات خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہو رہے ہیں (تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا) میں نے دل میں خیال کیا کہ پتہ نہیں میرا بھی دین کی خدمت میں کوئی حصہ ہے یا کہ نہیں۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ میرا بھی حصہ ہے۔

ایک صاحب ایمان کا طرۂ امتیاز اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اس پر کامل توکل ہے۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کو اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان تھا۔ ہر وقت راضی بقضاء رہتے۔ اللہ تعالیٰ کو ہر دم حاضر و ناظر جانتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے ان کو نماز پڑھتے ہوئے غور سے دیکھا۔ آپ پوری توجہ اور انہماک اور نہایت رقت سے نماز پڑھ رہے تھے۔ قعدہ میں جب یوم یقوم الحساب پڑھا تو آپ کا بدن کانپ اٹھا اور لرزتے ہوئے سلام پھیر دیا۔ یعنی قیامت کے دن حشر و نشر اور حساب و کتاب کا نقشہ جب آپ کے ذہن میں آگیا تو خدا تعالیٰ کے سامنے اپنے اعمال کا حساب دینے سے ڈر گئے اور جسم کانپنے لگا اور روح پر رقت طاری ہو گئی۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے حضرت مولانا صاحب کو جنت میں بلند سے بلند مقام عطا فرمائے اور اپنی کامل رضا سے نوازے اور ہمیں آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ (الفضل ۲۵ جون ۱۹۷۷ء)

بقیہ : صـ۷ سے آگے

حملہ کیا۔ ہماری بٹالین کے سامنے کچھ دور اسلامی نعروں کی آوازیں آئیں۔ ان میں یا علی اور نعرۂ تکبیر کے الفاظ نمایاں تھے۔ میں نے بڑی جلدی سمجھ لیا کہ یہ اپنے فوجی نہیں ہیں بلکہ دشمن کے فوجی ہیں۔ اور ہمیں دھوکہ دینے کے لئے اسلامی نعرے لگا رہے ہیں۔ میں نے ٹیلی فون پر فوراً اپنے آگے والے کمپنی کمانڈر سے مشورہ کیا۔ اب یہ بڑی ذمہ داری کی بات تھی کیونکہ اگر وہ اپنے فوجی تھے تو ان کا نقصان ہمارے لئے تباہ کن ہوتا اور اگر وہ دشمن تھا تو ان کا نقصان ہمارے لئے بہت فائدے کا سبب ہوتا تھا۔ خیر! میرے کمپنی کمانڈر نے میری بات سے اتفاق کیا اور میں نے اپنے توپخانہ کے افسر کی مدد سے مذکورہ جگہ پر فائر کا حکم دیا۔ فائر کی درستی کر دینے کے بعد اس جگہ کافی مقدار میں گولے پھینکے گئے۔ میجر مظہر نے بعد میں رپورٹ دی کہ وہ واقعی دشمن کے سپاہی تھے۔ اور ہماری بروقت گولہ باری سے اس جگہ ہندوستانیوں کے دو سے ڈھائی سو سپاہی ہلاک ہو گئے۔ بھارتی فوجی ان کی لاشیں بھی نہ اٹھا سکے۔

غرضیکہ چونڈہ کا محاذ میری فوجی زندگی کا یادگار معرکہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمیں نمایاں فتح حاصل ہوئی۔ یہ محض مولا کریم کی غیبی امداد تھی۔ ورنہ بظاہر حالات میں اس محاذ کو بچانے کی امید بہت ہی کم تھی۔

فی کس مالی قربانی

گذشتہ سال تحریک جدید کے مالی میدان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستانی جماعتوں نے اوّلیت کا مقام حاصل کیا ہے جس پر ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے توجہ دلائی ہے کہ پاکستانی جماعتوں کو اسی طرح مسابقت کی دوڑ میں اوّلیت کا مقام قائم رکھنا چاہیئے۔ اس مقام کو قائم رکھنے کے لئے ہمارے محبوب امام نے بعض خاص نکات بیان فرمائے ہیں۔ اگر عہدیدار حضرات ان کو مدِنظر رکھیں تو وہ ہر سال خوشکن نتائج پیدا کر سکیں گے۔ ان میں سے ایک نکتہ یہ ہے کہ ہر جماعت فی کس مالی قربانی کو مدنظر رکھے اور اُسے بڑھاتے رہنے کا اہتمام کرے۔ یہ نکات حضور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم نومبر ۱۹۹۱ء میں بیان فرمائے ہیں۔ یہ خطبہ جمعہ الفضل کے ذریعہ ہر جماعت میں پہنچ گیا ہو گا تاہم اسے الگ طور پر چھپوا کر بھی جماعتوں کو بھجوایا جا رہا ہے۔ اگر کسی جماعت میں نہ پہنچے تو وہ دفتر ہذا سے حاصل کر سکتی ہے۔

جماعتوں سے آمدہ وعدہ جات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ دیہات میں فی کس مالی قربانی شہری جماعتوں سے بہت کم ہوتی ہے۔ مگر ایک دیہاتی جماعت نوشہرہ دولت پور ضلع سیالکوٹ کی فی کس مالی قربانی بعض بڑی بڑی شہری جماعتوں سے بھی زیادہ ہے۔ یہ جماعت قارئین کرام کی دعا کی مستحق ہے اور ان کے نمونہ سے دیگر دیہاتی جماعتوں کو تحریک کی جاتی ہے کہ اگر وہ بھی اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے صحیح خطوط پر کوشش کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ شہری جماعتوں سے پیچھے رہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ سب جماعتوں کو زیادہ سے زیادہ ثواب سے بہرہ ور فرمائے۔

(وکیل المال اول)

قائدین کرام متوجہ ہوں!

خدام کے مرکزی امتحانات ۱۹ رجون ۱۹۹۲ء کو منعقد ہوں گے۔ ان کی تیاری کی طرف توجہ فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم)

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح: مکرم محمد احمد فاضل صاحب نے اپنی بیٹی عزیزہ آصفہ صاحبہ کا نکاح مکرم سید خالد محمود صاحب ابن مکرم سید مسعود احمد صاحب کے ساتھ اکیس ہزار روپے حق مہر پر ۱۵ جنوری ۹۲ء کو بیت النصرت میں بعد نماز عصر خود پڑھایا۔ مکرم سید خالد محمود صاحب سید عبدالستار شاہ صاحب کے پوتے اور مکرم سید عبدالقیوم شاہ صاحب کے نواسے ہیں۔

○ مکرم محمد حنیف صاحب بھٹی زعیم انصار اللہ میرپور خاص سندھ کی بیٹی عزیزہ سلمٰی کا نکاح مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم نجم الدین شاد صاحب ابن مکرم کریم الدین شاد صاحب سے احمدیہ ہال میں مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی سلسلہ کراچی نے پڑھا۔

احباب ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

ولادت: مکرم اعجاز احمد صاحب کارکن خزانہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۹ جنوری ۹۲ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے جسکا نام ادریس احمد رکھا گیا ہے۔

○ مکرم ظہیر احمد خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۲۳ جنوری ۹۲ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام "انیس احمد" خان عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم رشید احمد خان صاحب کا پوتا اور مکرم عبدالرشید خان صاحب کا نواسہ ہے۔

احباب ان کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا: مکرم محمود احمد صاحب صدیقی کارکن الفضل بوجہ بخار بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم عبدالعزیز کوثر صاحب کی ہمشیرہ پروین اختر صاحبہ کا لاہور سے سرگودھا آتے ہوئے فاروق آباد کے قریب ویگن الٹنے سے ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ سر میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔

○ مکرم چوہدری دل محمد صاحب آف فیصل آباد والد مکرم حکیم خورشید احمد صاحب صدر محلہ ناصر آباد کو علاج کے لئے لاہور لے جایا گیا ہے۔

احباب انکی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم سلطان احمد صاحب دارالشکر ربوہ اپنی پریشانیوں کی دوری اور چھوٹے بھائی کے روزگار کیلئے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

سانحہ ارتحال: مورخہ ۲۱ جنوری ۹۲ء کو محترمہ امۃ البصیر صاحبہ زوجہ مکرم کرم الٰہی سیٹھی صاحب ابن سیٹھی غلام نبی صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) ۸۶ سال کی عمر میں لاہور میں رحلت فرما گئیں۔ مرحومہ ۱۹۲۵ء کی موصیہ تھیں۔ ان کی تدفین مورخہ ۲۲ جنوری ۹۲ء کو بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ وہ مکرم حمید احمد صاحب سیٹھی و نجات احمد صاحب سیٹھی کی والدہ تھیں۔

○ محترمہ امۃ الرحمٰن بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی غلام مصطفیٰ صاحب فاضل بدوملہوی ۶ جنوری ۹۲ء کو طویل علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ ۷ جنوری کو بیت المبارک میں بعد نماز عشاء مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ۸ جنوری کو نماز فجر کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی اور مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے دعا کرائی۔

احباب ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

اعلان گمشدگی

○ مکرم ملک محمد احمد ثاقب صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کے موٹر سائیکل کے کاغذات ربوہ میں کہیں گم ہو گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ملیں تو انہیں پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

نتیجہ مقابلہ مقالہ نویسی اطفال الاحمدیہ

○ مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کے شعبہ اشاعت کی طرف سے سال ۹۱-۱۹۹۰ء میں جو مقابلہ مقالہ نویسی کروایا گیا تھا۔ اس کے لئے ۱۶۰ اطفال کے مقالہ جات موصول ہوئے۔ نتیجہ پیش ہے۔

اوّل: عزیز سید مبارک احمد ابن مکرم سید سخاوت شاہ صاحب۔ عزیز آباد کراچی

دوم: عزیز محمد انور ابن مکرم رشید احمد صاحب وحدت کالونی لاہور۔

سوم: عزیز مظفر احمد ابن مکرم منور احمد صاحب صابر وحدت کالونی لاہور

اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کو بالترتیب ۲۰۰/-، ۱۵۰/- اور ۱۰۰/- روپے نقد انعامات اور سندات امتیاز ان کے ناظمین اطفال اضلاع کے ذریعے ارسال کر دی گئی ہیں۔

ان کے علاوہ ۹۷ معیاری مقالہ جات لکھنے والے اطفال کو بھی سندات امتیاز بھجوا دی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوزیشن حاصل کرنے والے اور دیگر اطفال کیلئے یہ اعزاز مبارک کرے اور انہیں زندگی میں بیش از پیش ترقیات سے نوازے۔

سیکرٹری اشاعت
اطفال الاحمدیہ پاکستان

الفاظ کی درستی

اس کالم میں ہر وہ لفظ جو الفضل میں غلط کتابت ہوا ہوگا اور قارئین اس کی طرف توجہ دلائیں گے اس کی درستی شائع کی جایا کرے گی تاکہ غلط کتابت شدہ لفظ ہی کو کوئی شخص درست نہ سمجھ لے۔

مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب تحریر فرماتے ہیں: الفضل ۲۰ جنوری صفحہ ۲ سطر ۳ میں غیظ کی بجائے غیض لکھا گیا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۳۱۲ میں امۃ الرؤف طاہر زوجہ سید عبدالکریم صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیر محلہ حال رسالپور کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۸-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم ۷۰۰۰/- روپے۔ (۲) زیورات طلائی وزنی ۶ تولہ مالیتی ۱۹۰۰۰/- اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ امۃ الرؤف زوجہ سید عبدالکریم صاحب مکان نمبر ۶ صدر بازار رسالپور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ میجر نثار احمد بہاری کالونی رسالپور ضلع نوشہرہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ شریف احمد وصیت نمبر ۲۷۳۲۱۔

مسل نمبر ۲۸۳۱۳ میں امۃ المتین زوجہ چوہدری نصیر احمد صاحب قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ریلوے ۶.۵ بدوکے ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱۰-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات وزنی آٹھ تولہ مالیتی ۲۴۰۰۰/- روپے۔ (۲) حق مہر ۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۴۰۰/- روپے سالانہ بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ المتین زوجہ چوہدری نصیر احمد بمقام ریلوے ۶.۵ بدوکے ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمود احمد اشرف مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری نصیر احمد خاوند موصیہ۔

واقفین نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں

جو دوست "وقف نو" میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔ (ادارہ)

سید فواد حسن ابن سید شمشاد علی
ربوہ

فاتح احمد ابن عبدالکریم
کنری ضلع تھرپارکر

فیصل محمود ابن محمود احمد
بھیرو چیچی۔ میرپور خاص

ریحان احمد وحید ابن نعیم احمد وڑائچ
پیر محل

کامران احمد ناصر ابن ناصر احمد طاہر
ربوہ

فہد محمود ابن خالد محمود ٹیڑ
کرتو ضلع شیخوپورہ

فیصل محمود ابن قیصر محمود
ربوہ

محمد ابراہیم ابن چوہدری حفیظ احمد گھمن
کوٹ کرم بخش سیالکوٹ

فائزہ کوکب بنت حافظ محمد ابراہیم
ربوہ

مریم صدیقہ بنت نور احمد علوی
باندھی۔ نواب شاہ

فائزہ حبیب بنت حبیب اللہ
سانگلہ ہل شیخوپورہ

وقاص احمد ابن محمد یٰسین تبسم
ربوہ

مظفر احمد ابن مبشر احمد
گرمولہ ورکاں۔ گوجرانوالہ

فراز احمد ابن ظہور احمد خان
بازید خیل۔ پشاور

فرحان ساجد ابن ساجد اقبال
چونترہ۔ راولپنڈی

باسل احمد ناصر ابن محمد بخش منوّر
کوٹ ادو

مظفر احمد ابن عبدالخالق ڈوگر
سیالکوٹ

عبدالباسط محمود ابن حبیب اللہ خان
ربوہ

طاہر احمد خان ابن عبدالعزیز خان
ربوہ

مدثر احمد رضوی ابن منوّر احمد رضوی
ربوہ

جناب احمد بنت محمد روشن
گوجرہ

حماد علی ابن نور حسین عامر
ربوہ

شمائلہ احمد بنت مقصود احمد زاہد
ربوہ

شہاب احمد ابن نعیم احمد
ربوہ

فواد احمد ابن خلیل احمد
دیپالپور۔ اوکاڑہ

خبریں

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں ہندوستان کے یوم جمہوریہ کے موقع پر ۲۶ جنوری کو زبردست خونریزی ہوئی۔ بھارتی ہندوؤں نے فوج کے زبردست پہرے میں سری نگر کے لال چوک میں بھارتی جھنڈا لہرایا۔ جس کے بعد کشمیری حریت پسندوں اور بھارتی فوج کے درمیان زبردست جھڑپ ہوئی جس میں ۵۰ سے زائد بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ ۲۵ حریت پسند بھی زخمی ہو گئے۔

○ مشرق وسطیٰ کی امن کانفرنس کا اگلا مرحلہ ماسکو میں شروع ہو رہا ہے۔ اس کانفرنس کے پہلے مراحل میں کوئی قابل ذکر پیش رفت نہیں ہو سکی۔ پہلی کانفرنس میڈرڈ میں اور اس کے بعد واشنگٹن میں منعقد ہو چکی ہے۔

○ بیلا رس نے کم فاصلے تک مار کرنے والے ایٹمی میزائیلوں کو روس منتقل کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔

○ جارجیا میں سرکاری فوج سابق صدر گمسا خوردیا کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے کے لئے اکٹھی ہو رہی ہے۔ تاہم معزول صدر کو دوبارہ برسر اقتدار لانے کی کوششیں ناکام ہوتی دکھائی دے رہی ہیں۔ دارالحکومت سے سابق صدر کے حامی پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ اور شہر کی تعمیر و مرمت کا کام دوبارہ شروع ہو گیا ہے۔ دارالحکومت میں سابق صدر کے حامیوں اور مخالفوں کے درمیان لڑائی سے پچھلے چند دنوں میں ۲۰۰ افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے ہیں۔ اس سے دارالحکومت میں کئی عمارتیں یا تو منہدم ہو گئی ہیں یا انہیں شدید نقصان پہنچا ہے۔

○ کیوبا کے رہنے والے ہزاروں افراد نے نیویارک میں ایک مظاہرہ کیا جس میں امریکہ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ کیوبا کے خلاف پابندیاں اس وقت تک برقرار رکھی جائیں جب تک کیوبا کے صدر مسٹر فیڈل کاسترو برسر اقتدار ہیں۔

○ موریطانیہ کے پہلے عام انتخابات میں حکمران فوجی صدر نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کر لی ہے۔ انہوں نے ۶۲ ٪ ووٹ حاصل کئے ہیں۔ صدر کے مخالفین نے الزام لگایا ہے کہ انتخابات میں دھاندلی کی گئی ہے۔ جب کہ غیر جانبدار عالمی مبصرین نے کہا ہے کہ صدارتی انتخاب کے تمام امیدواروں نے دھاندلی کی کوشش کی۔

○ برازیل میں مسلسل بارشوں اور مٹی کے تودے گرنے کی وجہ سے ۱۷ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ فرانسیسی وزیر خارجہ نے آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ کے دورے کے بعد وہاں ایٹمی ہتھیاروں پر کنٹرول کے معاملے پر عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ۵ روز تک رشیا، یوکرین، بیلا رس، قازقستان کا دورہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ قازقستان نے انہیں واضح طور پر بتا دیا ہے کہ وہ اپنے علاقے میں ایٹمی ہتھیاروں کو روس کے سپرد کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

○ جاپان نے آزاد ملکوں کی دولت مشترکہ کے ۵ رکن ملکوں سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس سے قبل جاپان ایک ماہ قبل رشیا کو تسلیم کر چکا ہے۔

○ اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر اسحاق شامیر نے کہا ہے کہ وہ عرب اسرائیل مذاکرات کو منجمد نہیں کریں گے۔ اور علاقے کی بہتری کے لئے ان کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔ واضح رہے کہ اپوزیشن پارٹیاں یہ مطالبہ کر رہی ہیں کہ عرب اسرائیل مذاکرات آئندہ انتخابات تک روک دیئے جائیں انتخابات جون کے لگ بھگ متوقع ہیں۔

○ جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں کی تنظیم آسیئن کا سربراہ اجلاس سنگاپور میں شروع ہو گیا ہے۔ سنگاپور کے وزیر اعظم نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے بدلتے ہوئے عالمی حالات میں ٹھوس سیاسی فیصلوں کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ اس سربراہ کانفرنس میں ۶ رکن ملکوں برونائی، انڈونیشیا، ملائیشیا، فلپائن اور تھائی لینڈ کے سربراہ شریک ہیں۔ سربراہ کانفرنس کے رکن ممالک پہلے قدم کے طور پر آزاد تجارتی علاقے کے قیام کیلئے محصولات میں کمی کی سکیم پر غور کریں گے۔

○ لیبیا کی دوسری بڑی اہم شخصیت میجر عبدالسلام جالود نے ایران کے دارالحکومت تہران میں ایک اخباری کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ لیبیا مسافر طیارے کو بم سے اڑانے کے واقعے کی تحقیق کے لئے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے مکمل تعاون کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے لیبیا پر کسی بھی قسم کے ممکنہ امریکی حملے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ اور مغربی ملکوں کو جاننا چاہیئے کہ اسے کسی حملے پر عرب اور مسلم ملکوں کی مشترکہ مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور یہ جنگ تمام مسلمان ملکوں تک پھیل جائیگی۔

○ بھارتی پنجاب میں بٹھنڈہ میں ایک سکھ امیدوار سردار ہرتال سنگھ کو ہلاک کر دیا گیا وہ کمیونسٹ پارٹی کے امیدوار کے طور پر انتخاب میں حصہ لے رہے تھے۔ گذشتہ انتخابات کے اعلان کے بعد انتہا پسند سکھوں نے ۲۶ امیدواروں کو ہلاک کر دیا تھا جس کے بعد انتخابات ملتوی کر دیئے گئے تھے۔

جبوب مُفید اٹھرا

چھوٹی شیشی ۱۶ روپے۔ بڑی شیشی ۴۸ روپے

اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)

مکمل کورس -/۱۵۰ روپے

زد جام عشق خاص

چار صد اسی (۴۸۰) روپے

ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۳۴

فری کوچنگ کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام میٹرک کے طلباء کی رہنمائی کے لئے نصرت جہاں اکیڈمی میں ۱۸ جنوری ۱۹۹۲ء سے ایک فری کوچنگ کلاس جاری ہے۔ جس میں طلباء کو انگلش اور سائنس کے مضامین پڑھائے جا رہے ہیں۔ کوچنگ کے ساتھ ساتھ پریکٹیکلز کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ صدر صاحبان زعماء کرام اور والدین سے گزارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ طلباء کو اس کلاس میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ کلاس روزانہ شام چار بجے تا ساڑھے پانچ بجے ہوتی ہے۔

ناظم امور طلباء
مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

بقیہ صدا سے آگے

اس سے یہ عہد کر بیٹھیں کہ میں جو کچھ مانگوں گا تجھ سے ہی مانگوں گا۔ تو جب اس کی ضرورت دینے والے کی طاقت سے باہر ہو گی وہیں وہ مارا گیا۔ ایک دفعہ ایک عباسی وزیر نے جو عباسی خلیفہ کے وزیر تھے کسی کے ساتھ احسان کا معاملہ کیا تو اس نے احسان کا شکریہ اس رنگ میں ادا کیا کہ اس سے تحریری معاہدہ کیا کہ اے وزیر! میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ آئندہ میں تیرے دروازے کے سوا کسی دروازے کی طرف نہیں دیکھوں گا اور تیرے سوا کسی سے نہیں مانگوں گا لیکن کچھ عرصے کے بعد نہ وہ وزیر رہا نہ وہ دور اور یہ وعدہ از خود ہی جھوٹا ثابت ہو گیا۔ پس جب ہم (ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) کہتے ہیں تو غور طلب بات یہ ہے کہ آیا یہ حکمت کی بات تھی بھی کہ نہیں۔ کہیں ہم ایسا عہد تو نہیں کر بیٹھے جس کے نتیجے میں بعض ہماری ضرورتیں خدا کی ذات سے باہر رہ جائیں گی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ دسمبر ۱۹۹۰ء)

قدرتِ ثانیہ کے مظہر اوّل کے مشہور شاگرد
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
(رجسٹرڈ) ○۔ بے اولاد ○۔ نرینہ اولاد سے محروم ○۔ اٹھراء ○۔ بچوں کا سوکھا پن
مرکز۔ گوجرانوالہ فون ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ ، ۰۴۳۱
مرکز۔ ربوہ فون ۹۰۶-۰۴۵۲۴ ○۔ لاہور
اسلام آباد۔ قلعہ کالروالا۔ ملتان۔ کراچی